بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۸۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۵ محرم ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۶ فتح ۱۳۵۷ہش ۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۸۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ دسمبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی رسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۵ دسمبر۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے مقامِ شفاعت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو آپؐ کے نقشِ پا پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ربِّ کریم کی معرفت رکھنے والے انسان کے لئے اللہ ہی کافی ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دائرۂ استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرے مگر صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بننے کے لئے انسان کسی نمونہ کا محتاج ہے یہ نمونہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اسوۂ حسنہ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس پر توکّل کرنے کے ساتھ ہی دوسری ضروری چیز ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود کو اپنے لئے ہر لحاظ سے کامل اور مکمل اسوۂ حسنہ یقین کریں اور آپؐ کے (باقی ص ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے معرفت میں ترقی ہوگی اور جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہونگے

احباب جلسہ میں ضرور تشریف لائیں اور ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے ..... سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ہمارا جلسہ سالانہ

کارکنانِ جلسہ سالانہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی توقعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقع پر رضاکارانہ خدمت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں :۔

"اس خدمت کو معمولی نہ سمجھو بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت!!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات کی اور اس خدمت میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوئے انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ ۲۴ گھنٹے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں گذار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کا وارث بننے کی کوشش کریں۔"

(الفضل ۸ جون ۱۹۶۸ء)

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ محرم ۱۳۹۹ھ
۱۶ فتح ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامورین الٰہی سے نشان نمائی کا مطالبہ کرنے والوں کا انجام

نیک لوگ اپنے نورِ فراست سے مامور من اللہ کو شناخت کر کے اس پر ایمان لے آتے اور اس کے اعوان و انصار میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے مامور من اللہ کو شناخت کرنے کے واسطے کسی نشان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے لئے تو مامور من اللہ کا وجود ہی اپنی ذات میں ایک بڑا نشان ہوتا ہے اس کے چہرہ کو دیکھتے ہی ان کا دل گواہی دے اٹھتا ہے کہ لاریب یہ ایک صادق کا چہرہ ہے۔ چنانچہ ہر مامور من اللہ پر جو لوگ ابتداء میں ایمان لائے انہوں نے کسی نشان کا مطالبہ نہیں کیا۔ ان کا نورِ فراست ہی انہیں حق کی طرف کھینچ لایا اور پورے انشراح صدر کے ساتھ انہوں نے اس مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور پھر وہ ایمان میں ترقی کرتے ہی چلے گئے اور السابقون الاولون میں شمار ہوئے۔

برخلاف اس کے جو لوگ ہر قسم کی برائیوں میں ملوث ہونے کے باعث نورِ فراست سے عاری ہوتے ہیں وہ مامور من اللہ کو شناخت کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اس سے نشان نمائی کا مطالبہ کرتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اس کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے پے در پے نشان ظاہر فرماتا ہے تو وہ انہیں خاطر میں نہیں لاتے بلکہ الٹا ان کا مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کو کتنے ہی نشان کیوں نہ دکھائے جائیں وہ ایمان نہیں لاتے۔ ایسے لوگوں کا الّا ماشاء اللہ ایمان لانا مقدر نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بعض سابقہ قوموں اور ان کی طرف بھیجے جانے والے رسولوں کا اکٹھا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ" ۝

(ابراہیم آیت ۱۱)

ترجمہ: ان (یعنی تمام سابقہ قوموں) کے پیغمبروں نے (انہیں) کہا کیا تمہیں اللہ کے متعلق کوئی شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے تاکہ وہ تمہارے گناہوں میں سے بعض بخش دے اور ایک مقررہ میعاد تک تاخیر دے۔ انہوں نے کہا تم (تو) ہماری طرح کے انسان ہو تم چاہتے ہو کہ جس چیز کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے چلے آئے ہیں اس سے ہمیں روک دو پس (اگر اس معاملہ میں تم حق پر ہو تو) ہمارے پاس کوئی روشن نشان لاؤ۔

جب خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے مخالفین کے مطالبہ پر مزید نشان ظاہر کرتا تو وہ ان نشانوں کو جادو قرار دے کر کہہ دیتے کہ تم خواہ کتنے ہی نشان لاؤ ہم تو ایمان نہیں لائیں گے یعنی پہلے خود ہی نشان کا مطالبہ کرتے اور جب کوئی نشان ظاہر ہو جاتا تو کہنے لگ جاتے کہ ہم دھوکے میں آنے والے نہیں جو ایمان لے آئیں۔ چنانچہ آل فرعون نے حضرت موسے علیہ السلام کے ساتھ یہی کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ" ۝ (الاعراف آیت ۱۳۳)

ترجمہ: ان لوگوں نے کہا جب بھی کوئی نشان تو ہمارے پاس لائے گا تاکہ تو اس کے ذریعہ سے ہم کو فریب دے تو ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

ایسے لوگ ان نشانوں سے مرعوب ہو کر اپنے دل میں مامور من اللہ کی صداقت کے قائل تو ہو جاتے ہیں لیکن اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے اسی لئے اللہ تعالیٰ آل فرعون (جنہیں بہت کھلے کھلے نشان دکھائے گئے تھے) کی اس ذہنیت اور اس کے نتیجہ میں آنے والے انجام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ" ۝ (النمل آیات ۱۴، ۱۵)

ترجمہ: پس جب ان کے پاس ہمارے نشانات جو آنکھیں کھول دینے والے تھے آئے تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے اور انہوں نے اصرار سے ظلم اور تکبر کرتے ہوئے ان (نشانوں) کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان پر یقین لا چکے تھے۔ پس دیکھ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ جن کی ابتداء میں اکثریت ہوتی ہے کسی صورت بھی ایمان نہیں لاتے مامورین الٰہی کے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ سارے ہی لوگ ایمان لے آئیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے آجائیں لیکن نشان نمائی کا مطالبہ کرنے والوں کے لئے اس امر کے باوجود کہ ان کے دل ظاہر ہونے والے کھلے کھلے نشانوں کے قائل ہو چکے ہوتے ہیں ایمان لانا مقدر نہیں ہوتا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت کفارِ مکہ کی یہی حالت تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے انجام سے آپؐ کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ" ۝

(یوسف آیات ۱۰۳، ۱۰۴)

ترجمہ:۔ (اے ہمارے رسول) یہ (بیان) غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تجھ پر وحی (کے ذریعہ سے ظاہر) کرتے ہیں اور جب انہوں نے (یعنی تیرے مخالفوں نے تیرے خلاف) تدبیریں کرتے ہوئے آخر آپس میں اتفاق کر لیا (یعنی سب یک زبان ہو کر تیرے خلاف ایک فیصلہ پر متفق ہو گئے) تو تو (اس وقت) ان کے درمیان (موجود) نہیں تھا۔ اور خواہ تو (کتنا ہی) چاہے (کہ سب لوگ ہدایت پا جائیں) اکثر لوگ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے

○

اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَاد

ہے یہ ربِّ جلیل کا ارشاد — اُس کے بندوں سے تم نہ رکھو عناد
اور وہ فرعون جس کو مولا نے — کہا قرآں میں تھا ذِی الاوتاد
دل میں اُس کے بھرا تھا کبر و غرور — سر میں سودائے جور و استبداد
سرکشی ظلم و کبر و استہزاء — اور کیا کیا کئے ستم ایجاد
کبر و نخوت کی رہ پہ چلتا رہا — اور بڑھتا گیا جہاں میں فساد
اُس خدائے بزرگ و برتر نے — اپنے بندوں کی پھر سنی فریاد
قہرِ ذلت نے اُس کو گھیر لیا — اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَاد
گوشِ دل سے کوئی سنو اس کو — یہ ہے انجامِ ظلم کی روداد

وہ سریع الحساب ہے نادرؔ
اُس کی پرسش سے کون ہے آزاد

(محمد اسمٰعیل نادر قریشی راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سات تباہ کرنے والی چیزیں

محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء کراچی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو تمہیں سات تباہ کرنے والی باتوں سے بچ کر رہنا چاہیئے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ سات باتیں کونسی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔

۱۔ کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا
۲۔ نظر فریب باتوں کے پیچھے لگنا۔
۳۔ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا۔
۴۔ سود کھانا
۵۔ یتیم کا مال غصب کرنا
۶۔ جنگ میں دشمن کے سامنے پیٹھ دکھانا
۷۔ بے گناہ مومن عورتوں پر بہتان باندھنا

اسلام میں اوامر و نواہی تو بہت ہیں جن کو نہ کرنے یا کرنے سے انسان کی نہ صرف روحانی حالت پر اثر پڑتا ہے۔ بلکہ اس کا ایک دور رس اثر تمدن پر بھی پڑتا ہے۔ بُری باتوں کو کرنے یا اپنانے سے قوم برباد ہوجاتی ہے۔ اور ایک ایسا معاشرہ پیدا ہو جاتا ہے جو ایک ناسور کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور بالآخر وہ قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔

جب ہم انبیاء کی جماعتوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ شروع میں جب تک یہ جماعتیں انبیاء کرام کی ہدایات پر عمل کرتی رہیں۔ وہ روحانی طور پر بھی زندہ رہیں اور دنیاوی طور پر بھی وہ زندہ رہیں۔ ان کا ایسا دبدبہ تھا کہ سینکڑوں میل دور لوگ بھی ان کی قوت سے دہل جاتے تھے آج کل کے مسلمانوں کا تو حال ایسا ہے۔ کہ وہ یا تو اپنی معاشی ضروریات کے لئے غیر مسلم قوموں کے دست نگر ہیں اور یا ان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی قوموں کا بھی مقابلہ کر سکیں۔ بعض کے پاس پیسہ بھی ہے مگر وہ روحانی قوت نہیں کہ حق کے لئے لڑ سکیں۔ کہاں وہ مسلمان جنہوں نے قیصر و کسریٰ کو تہس نہس کر دیا تھا۔ اور کہاں یہ جو ایک چھوٹی سی حکومت کا مقابلہ نہیں کر سکتے یہ بات ہمارے لئے قابل فکر ہے۔ آج وہ مسلمان کہاں ہیں جو بنیانٌ مرصوص تھے۔ اور یورپ بھی ان سے ڈرتا تھا۔ ہندوستان افریقہ اور وسطی ایشیا پر ان کا جھنڈا لہراتا تھا۔ یہ وہ مسلمان تھے جنہوں نے جس طرف بھی منہ کیا بڑھتے چلے گئے۔ پھر وہ زمانہ آیا کہ ان میں تفرقہ پیدا ہوگیا اور یہ آپس میں لڑنے لگے۔ اور ایک ایک ملک ان کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ کیا کبھی انہوں نے یہ سوچا کہ ان کو پھر کون ایک جھنڈے تلے جمع کرے گا۔ اور کون ان میں قوت قدسیہ پیدا کرے گا۔ اور یہ کب اور کس طرح اللہ تعالےٰ پر ایسا ایمان رکھیں گے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہے ہیں۔ یا پھر یہ کہ اللہ تعالےٰ انہیں دیکھ رہا ہے۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کے آخری رسولؐ کے ہر قول پر وہ عمل کرنے لگیں گے۔ اور جس طرح اللہ کے رسولؐ نے تزکیہ کیا۔ اسی طرح وہ اپنا تزکیہ کریں گے۔ اور ان کے دل میں خدا اور اس کے نام اور اسلام کی غیرت ہوگی ان کی کسی سے صلح بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہوگی۔ اور ان کی لڑائی بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہوگی۔

جن چیزوں کے متعلق حضورؐ نے فرمایا کہ وہ تباہ کرنے والی ہیں۔ وہ ایسی ہیں جو ہمارے معاشرے سے تعلق رکھتی ہیں۔

سب سے پہلی بات جو حضورؐ نے فرمائی وہ شرک ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی صفات میں کسی اور ہستی کو اس کا شریک ٹھہرانا۔ یہ شرک ظاہر ہو یا خفی دونوں صورتوں میں انسان کی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ہندو مذہب ہے۔ ہندو بہت سے دیوتاؤں کو مانتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی صفات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مانتے ہیں۔ یا اللہ تعالےٰ کی بعض صفات مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہ بھی شرک کرتے ہیں۔ بعض مسلمان جو قبروں کو سجدہ کرتے ہیں یا پیلے بزرگوں سے اپنی حاجات مانگتے ہیں۔ وہ شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ شرک خفی کے مرتکب تو بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بظاہر تو خدا کا کوئی شریک نہیں ٹھہراتے۔ مگر عملاً دوسری چیزوں کو ایسی عزت دیتے ہیں۔ جو صرف اللہ تعالےٰ کو دی جا سکتی ہے۔ یا پھر کسی دوسری چیز سے ایسی محبت کرتے ہیں۔ جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اس قسم کا خفی شرک نہ صرف مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ دوسرے مذاہب میں بھی ہے اور زیادہ کثرت سے ہے۔ بہرحال اسلام میں شرک کے خلاف انتہائی تاکید پائی جاتی ہے۔

دوسری بات اس حدیث میں سحر بیان کی گئی ہے۔ سحر کے معنے عربی زبان میں ایسی چیز کے ہیں جو نظر فریب ہو یعنی جس میں ایک چیز کی اصل حقیقت پر پردہ ڈال کر اسے دوسری شکل میں پیش کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں جھوٹ کو سچ بنا کر دکھایا جاوے۔ اس قسم کا جھوٹ زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس کے علاوہ سحر کے معنی فتنہ و فساد کے بھی ہیں۔

تیسری بات جو حضورؐ نے فرمائی وہ قتل ناحق ہے۔ اسلام نے قتل کو کبیرہ گناہوں میں شامل کیا ہے۔ اور قتل عمد کی سزا موت مقرر کی ہے۔ سوائے اس کے کہ جب فریقین صلح کے خیال سے موت کی سزا کو دیت یعنی خون بہا کی صورت میں ہونے پر رضامند ہوں۔ قتل ناحق کے جرم کو اسلام نے انتہا درجہ قبیح قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ جس شخص نے ایک جان کو ناحق قتل کیا۔ اس نے گویا سارے جہان کو قتل کیا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اس کے انتقام کا سلسلہ لمبا ہو جاتا ہے۔ اور قانون کا احترام بالکل مٹ جاتا ہے۔

چوتھی بات حضورؐ نے سود بیان کی ہے۔ غیر اسلامی دنیا کے اثر کی وجہ سے سود تقریباً ساری دنیا کے اقتصادی نظاموں کا جزو لاینفک ہے۔ اور اس زمانہ میں مسلمان بھی یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ سود کے بغیر کوئی اقتصادی نظام چل نہیں سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ سود ایک بہت بڑی لعنت ہے جو انسانی ہمدردی اور اخوت کو مٹا دیتی ہے۔ بلکہ وہ معاشرے کی ایسی بنیاد رکھتی ہے جو کہ لڑائی اور جھگڑے کی محرک ہے۔ اسلامی نظام جب قائم تھا ساری تجارتیں بغیر سود کے تھیں انسانی ہمدردی کثرت سے پائی جاتی تھی۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی مالی مدد بغیر کسی بدلے کے کرتا تھا۔ اب اگر کسی سے ادھار مانگا جائے تو پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ کتنے فیصدی منافع دو گے۔

پانچویں بات جو حضورؐ نے بیان کی وہ یتیم کا مال کھانا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو یہ گناہ نہ صرف خاندانوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ بلکہ قوموں کو بھی ہلاکت کا منہ دکھاتا ہے۔ ہمدردی کا جذبہ مٹ جاتا ہے۔ اور بددیانتی کی راہیں کھلتی ہیں۔ اور قوم سے قربانی کا جذبہ مسلوب ہو جاتا ہے۔

چھٹی بات لڑائی کے میدان میں دشمن کو پیٹھ دکھانا ہے۔ یہ کمزوری قوموں کی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے پیٹھ دکھانے اور بھاگنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ آج اگر مسلمان پیٹھ نہ دکھائیں تو کون ہے جو ان پر فتح پا سکے۔ ایک اسرائیل کیا اگر دس اسرائیل بھی ہوں تو وہ فتح نہیں پا سکتے۔

قرون اولےٰ میں جو مسلمانوں کو فتوحات ہوئیں وہ اسی جذبہ کی وجہ سے تھیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ۔ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ

(انفال آیات ۱۶، ۱۷)

یعنی اے مومنو! جب تم کافروں کے سامنے صف آرا ہو تو پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بارہ مولا" کشمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ۱۲ حواریوں کے نام پر بسایا گیا تھا

مکرم جناب محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ حال مقیم گلگت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر میں پناہ لینے کے قرآنی بیان کی صداقت پر تاریخی شہادتیں ملتی چلی جارہی ہیں ۔ کئی مغربی سیاحوں نے کشمیر جاکر خود تحقیقات کرکے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں ۔ بھارتی اخبارات نے بھی اس موضوع پر اپنے اخباروں میں تحقیقی مضامین لکھے ہیں اور بعض کشمیری محققین نے بھی تحقیقات کے بعد کتابیں شائع کی ہیں جن میں تصدیق کی گئی ہے کہ دو ہزار برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کرکے کشمیر میں آکر پناہ گزین ہوئے تھے ۔ اور محلہ خانیار میں جو قبر ہے وہ تاریخی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی ہے ۔

اس وقت اس بارہ میں ایک اور تاریخی شہادت کا ذکر کرنا قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا جو بھارتی اخبارات میں شائع ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ کشمیر کا مشہور شہر "بارہ مولا" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ۱۲ حواریوں کے نام پر بسایا گیا تھا ۔ چنانچہ روزنامہ بلٹز بمبئی نے ۱۹۶۷ء میں اپنے ایک مفصل و مصور مضمون میں سری نگر کشمیر کے محلہ خانیار میں "مقبرہ یوز آسف" کا فوٹو دیتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"کہا جاتا ہے کہ کشمیر کے "بارہ مولا" کا نام بھی حضرت عیسیٰؑ کے بارہ ملاڈں یا شاگردوں کے نام پر ہی رکھا گیا تھا ۔"

(روزنامہ بلٹز بمبئی ۲۳ دسمبر ۱۹۶۷ء)

اس مضمون میں اخبار مقامی باشندوں کی سینہ بسینہ روایات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس مقبرہ کو مقامی باشندے عیسیٰ صاحب یا نبی صاحب کے نام سے پکارتے ہیں ۔

کشمیر کے قدیم جغرافیہ میں "بارہ مولا" کو نہایت مقدس اور اہمیت رکھنے والا قدیم شہر بیان کیا گیا ہے ۔ کشمیری میں اسے وارہ مول کہتے ہیں ۔ پنجابی اور غیر ملکی لوگ اسے بارہ مولا کہتے ہیں ۔ کشمیر کی تاریخ راج ترنگنی میں جو آج سے قریباً آٹھ سو سال قبل بارھویں صدی عیسوی میں پنڈت کلہن نامی ایک برہمن فاضل نے لکھی تھی میں اس جگہ کے نام وارہ مول ، وارہ مل اور وارہ کشیتر آئے ہیں ۔ پنڈت کلہن کی اس تاریخ پر اس کے جغرافیائی وتاریخی توضیحات میں "جغرافیہ قدیم جموں و کشمیر" نامی کتاب میں لکھا ہے کہ :

"اس مقام کی نسبت خیال چلا آتا ہے کہ یہ نہایت مقدس ہے کیونکہ اس جگہ وشنو نے وراہ اوتار لیا تھا ۔"

آگے یہ بھی لکھا ہے کہ قدیم زمانہ میں اس جگہ ایک تیرتھ (زیارت) ہوا کرتا تھا جسے وراہ اوتار نے قائم کیا تھا ۔ اس کے ارد گرد وراہ مولا یا بارہ مولا کا شہر آباد ہوا ۔ جغرافیہ قدیم میں لکھا ہے کہ مولا کے معنی کشمیری زبان میں تخت یا محل کے ہیں ۔ یعنی یہ مقام بارہ یا برہ اوتار کا محل یا تخت ہوا کرتا تھا ۔

اُدھر ہم اناجیل مسیح اور بائیبل میں برّہ حضرت مسیح کا ایک نام پاتے ہیں ۔ اور لکھا ہے کہ مسیح خدا کا برّہ تھا ۔ کشمیری میں اور قدیم عبرانی زبان میں بھی برّہ قربان ہونے والے مینڈھے کو کہتے تھے ۔ اور آج تک یہ لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ عیسائیوں کے خیال کے مطابق مسیح خدا کے نام پر قربان ہونے والے اور سخت مصیبتیں برداشت کرنے والے تھے ۔ اس لئے انہیں خدا کا برّہ کہتے تھے ۔ اور یوحنا کے مکاشفہ میں پہاڑ کی چوٹی پر ایک مقدس شہر جو مسیح یعنی برّہ کے بارہ رسولوں کے نام پر بارہ دروازوں پر مشتمل بنایا گیا تھا کا ذکر آیا اور ان پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے ۔ اور خدا اور برّہ کے تخت سے نکلنے والا ایک دریا بھی دکھایا گیا تھا ۔

مکاشفہ یوحنا باب ۱۲ آیات ۹ تا ۱۵ میں اس مقدس شہر کو نیا یروشلم قرار دیتے ہوئے لکھا ہے :-

"وہ فرشتہ مجھے روح میں ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہر مقدس یروشلم کو آسمان پر سے اترتے دکھایا ۔ اس میں خدا کا جلال تھا ۔ .... اس کے بارہ۱۲ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور ان پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے ۔ اس شہر کی شہر پناہ کی بارہ بنیادیں تھیں اور ان پر برّہ کے بارہ رسولوں کے بارہ نام لکھے تھے ۔"

جب ہم مذکورہ بالا روایت کہ بارہ مولا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ حواریوں کے نام پر بسایا گیا تھا ۔ اور کشمیر کے تاریخ و جغرافیہ قدیم کی مندرجہ وضاحتوں اور مکاشفہ یوحنا کی اس عبارت کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں تو اس روایت کو جو کہ کشمیر میں آج تک سینہ بسینہ چلی آرہی ہے تصدیق ہو جاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ بارہ مولا یا برہ مل وہی مقدس شہر ہے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں آکر بسایا تھا ۔ اور جیسا کہ دوسری روایات میں آتا ہے یہاں ہمالیہ کے دامن میں ایک عبادت گاہ قائم کی تھی ۔ تاریخی روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ ایک عرصہ تک امراء اور حکمران بھی مرض وفات میں اکثر اس جگہ آیا کرتے تھے اور آخری ایام یہاں گذار کر اس جگہ دفن ہونے کو باعث ثواب سمجھتے تھے ۔

دوسری تاریخی روایات مظہر ہیں کہ حضرت مسیح بعد میں اس جگہ سے سری نگر چلے گئے تھے ۔ اور سری نگر کے محلہ خانیار میں وفات پائی تھی جہاں آج تک ان کا مقبرہ زیارت گاہ خاص و عام ہے ۔

سات تباہ کرنے والی چیزیں بقیہ ص ۳

کسی حال میں بھی انہیں پیٹھ نہ دکھائے اور جو شخص ایسے مقابلہ میں پیٹھ دکھائے گا ، سوائے اس کے کہ وہ کسی جنگی تدبیر کے طور پر ادھر ادھر جگہ بدلنے کا طریق اختیار کرے یا مومنوں کی کسی دوسری پارٹی کے ساتھ ملاپ پیدا کرکے دشمن کا مقابلہ کرنا چاہے تو وہ خدا کے غضب کو اپنے سر پر لے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے ۔

ساتویں اور آخری بات جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ بے گناہ عورتوں پر بہتان لگانا ہے اور حقیقت میں یہ بات قومی اخلاق کو سخت صدمہ پہنچانے والی ہے ۔ یہ کمزوری بے شمار لوگوں میں ہے اور بعض ایسے لوگوں میں بھی ہے جو ظاہری طور پر نیک سمجھے جاتے ہیں ۔ وہ نہ صرف ایسی باتوں کو شوق سے سنتے ہیں بلکہ ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسے اور زیادہ کریدیں اور پھر اسے پھیلائیں ۔ لوگوں نے تو حضرت عائشہ رض جیسی پاک دامن عورت پر بھی الزام لگایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی بریت کی ۔ اور جب تک بریت نہ ہوگئی ۔ جو حضرت عائشہ رض پر بیتی ۔ وہ خود ہی جانتی تھیں اگر لوگ رسول پاک ؐ کی بیوی پر الزام لگا سکتے ہیں تو وہ دوسروں کے ساتھ کیا نہ کریں گے ۔ پہلے زمانہ میں تو اس قسم کے الزام لگانے کی سزا بڑی سخت تھی مگر اب تو جو کسی پاک دامن عورت کو بدنام کرنا چاہتا ہے وہ اس پر جھوٹا الزام لگا دیتا ہے ۔ حضرت رسول پاک ؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے جھوٹی بات سنی اور پھر وہ بات دوسرے کے پاس دہرائی وہ بھی ایسا ہی مجرم ہے جس طرح وہ شخص مجرم ہے جس نے پہلا جھوٹ بولا ۔ اگر غور کیا جائے تو بعض لحاظ سے بے حیائی کا چرچا اصل بے حیائی کی نسبت سوسائٹی کے لئے زیادہ مضر ثابت ہوتا ہے ۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں پبلک کا رعب مٹ جاتا ہے ۔ اس لئے اسلام نے جہاں اصل بدی کو روکا اسنے بہتان تراشی اور بدی کے چرچے کا راستہ بھی بڑی سختی کے ساتھ بند کیا ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ نور میں فرماتا ہے :-

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ" (آیت ۲۰)

اور پھر اسی سورۃ میں فرماتا ہے :-

"وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ"
(آیت ۵)

جو لوگ چاہتے ہیں کہ لوگوں میں بدی پھیل جائے ۔ ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں ۔ پھر چار گواہ مہیا نہیں کرتے تو (ان کی سزا یہ ہے کہ) ان کو اسی دُرّے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہ لوگ فاسق ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا دوست مقصود احمد خان!

مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر ربوہ

یہ چند سطور لکھتے ہوئے بھی مجھے یقین نہیں آ رہا کہ میرے عزیز دوست مقصود احمد خان واقف زندگی فوت ہو گئے۔ ابھی گزشتہ ہفتہ کی بات ہے کہ ایک محفل میں کسی نے ذکر کیا کہ مقصود فوت ہو گئے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ میرے دوست مقصود ہی ہو سکتے ہیں لیکن چند لمحوں کے بعد ہی جب بات طویل ہوئی تو پتہ چلا کہ یہ تو میرے دوست ہی ہیں۔ بار بار دریافت کرنے پر کچھ سمجھ میں آیا کہ یہ کراچی والے پرو موٹرز کے منیجر ہی ہیں جو فوت ہوئے ہیں۔ لیکن جانتے بوجھتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے بھی یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا تھا کہ اس خبر پر یقین کر لوں۔ کچھ دیر بعد ان کے بھائی اور اپنے عزیز دوست مسعود احمد خان صاحب ایڈیٹر الفضل کے گھر گیا۔ شاید وہاں سے یہ تصدیق ہو جائے کہ یہ خبر غلط ہے لیکن ان کے ہاں پہنچ تصدیق ہو گئی کہ یہ خبر غلط نہیں۔ وہ ساری رات اس صدمہ سے جاگتے گزری

قریباً چالیس برس سے ان کے ساتھ واقفیت تھی۔ پہلے تو سرسری جان پہچان تھی لیکن ۱۹۴۵ء میں جب میں وقف کر کے قادیان دفتر تجارت میں متعین ہوا تو چند سالوں کے بعد مقصود صاحب بھی آ گئے اور ہمارے دفتر میں ہی انہیں بھی لگایا گیا وہاں ان کے ساتھ بھرپور واقفیت ہوئی۔ ان کے اخلاق اور اخلاص کا پتہ چلا نیک باپ کے نیک بیٹے کی نیکیاں دیکھنے کا موقعہ ملا اور ہر جہت سے انہیں تقویٰ پرہیزگاری، دیانت، شرافت، محنت، مشقت اور اخلاص کا پیکر ہی دیکھا۔

دفتر تجارت میں ہم نے ایک ہی کمرہ میں سات برس اکٹھے کام کیا کبھی ایک بھی موقعہ ایسا نہ تھا کہ انہیں کوئی کام کہا اور ان کے ماتھے پر بل آیا۔ ہمیشہ خندہ پیشانی سے چھوٹی بھی اور بڑی بھی ذمہ داریاں نبھائیں۔ دفتر تجارت میں آپ اکاؤنٹنٹ مقرر ہوئے۔ اس دفتر میں ہم صرف تین آدمی تھے ایک میں۔ ایک مقصود صاحب اور ایک خواجہ عبد الکریم صاحب۔ خواجہ صاحب وکیل التجارت۔ میں ان کا نائب اور مقصود صاحب اکاؤنٹنٹ۔ دفتر تجارت نیا نیا قائم ہوا تھا۔ اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذاتی طور پر اس کی نگرانی فرماتے۔ بعض اوقات ایسے ایسے کام بھی سپرد ہوتے جبکہ رات رات بھر کام کرنا پڑتا اور مقصود صاحب اگرچہ اکاؤنٹنٹ تھے اور کام اکاؤنٹنسی کا نہ ہوتا لیکن وہ ہمیشہ کاموں میں پیش پیش ہوتے۔ نماز کا وقت آ گیا تو خاموشی سے باہر چلے گئے۔ کچھ پتہ نہ لگا کہ مقصود صاحب کہاں چلے گئے۔ باہر نکل کر دیکھا تو مقصود صاحب وضو کر رہے ہیں۔ دیکھتے تو فرماتے کہ میں نے کہا وضو کر لوں تو کہوں کہ چلو نماز پڑھ آئیں۔ مسجد میں جانے کا بے پناہ ذوق تھا۔ تنہا شاذ ہی نماز پڑھتے۔ اگر مسجد نہ جا سکتے تو مجھے اور دوسرے ساتھیوں کو کہا کرتے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور باجماعت نماز پڑھ کر بے انتہا خوش ہوتے۔ نماز کے بعد دیر تک مصلے پر بیٹھے تسبیح و تحمید کیا کرتے۔

تقسیم ملک کے بعد ہم لاہور آ گئے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے تحت اکبری منڈی میں کمیشن کی ایک دکان شروع کی۔ کام بہت بڑھ گیا۔ دفتر کا کام بھی کرتے دکان کا کاروبار بھی چلاتے۔ اس وقت دفتر تجارت میں صرف مقصود صاحب اور میں ہی ہوتے لیکن باوجود بے شمار کام کے مقصود صاحب نے کبھی کام کی زیادتی کا شکوہ نہ کیا جب بھی کام دفتر یا دکان پر ختم نہ ہوتا تو کاغذات گھر لے گئے اور رات کو لالٹین کی روشنی میں کام ختم کر کے صبح آتے۔

دکان پر بارہا ایسا ہوا کہ منڈی کے کارندوں کی طرف سے ہمیں اکسایا گیا کہ تھوڑی سی بددیانتی کر لیں تو ہماری آمد بڑھ جائے گی۔ مقصود صاحب اکاؤنٹنٹ تھے چاہتے تو بہت کچھ کر لیتے لیکن اس قسم کا مشورہ دینے والوں کو یہی کہتے کہ

"ہم احمدی ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر ہم لوگ واقف زندگی ہیں۔ ہم ہی اگر اس قسم کی برائیوں میں ملوث ہو گئے تو پھر ہم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہوگا۔ دیانت اور امانت احمدی کا طرۂ امتیاز ہے"۔

انہیں چونکہ میرے مزاج کا علم تھا۔ میں اس قسم کے لوگوں کے ساتھ کچھ سختی کے ساتھ بھی پیش آ جاتا تھا تو وہ کہہ دیا کرتے تھے کہ یہ ہمارے افسر ہیں۔ ان سے بات کرو۔ جن کو تو تجربہ تھا وہ میرے پاس نہ آتے لیکن بعض دفعہ ناواقف لوگ مجھے بھی آ کر ہر قسم کے کاموں کی تحریک کرتے لیکن جب انہیں میرا بھی تجربہ ہو جاتا تو کہا کرتے کہ یہ دونوں عجیب قسم کے لوگ ہیں۔ بس کر لی انہوں نے تجارت!

ایک مرتبہ لاہور سے ایک تجارتی کام کے سلسلہ میں ہم دونوں کو سکھر جانا پڑا۔ رات ساری جاگ کر کاٹنا پڑی۔ دن کو مال خریدا۔ رات کو پھر گاڑی میں سوار ہو گئے۔ وہ رات بھی جاگ کر کاٹی۔ صبح لاہور پہنچے تو دفتر میں بے حد کام پڑا تھا وہ سارا کام ختم کیا لیکن شام کو معلوم ہوا کہ ہمارا مال پہنچ گیا ہے تو فوراً ہم دونوں سٹیشن دوڑے گئے۔ مال لاتے لاتے نصف رات گزر گئی۔ جب مال دکان پر پہنچ گیا تو رات کے ۲ بج چکے تھے۔ کہنے لگے کہ یہ تیسری رات ہے کہ ایک منٹ سونے کو نہیں ملا ہے لیکن کس قدر شکر ہے کہ یہ سب ہم نے سلسلہ کی خاطر ہی کیا ہے اور اس تکلیف پر بڑی ہی خوشی کا اظہار کیا۔

پان کھانے کے بہت شوقین تھے میں بھی دلی میں اپنا بچپن گزارنے کی وجہ سے پان کھایا کرتا تھا لیکن عادت نہ تھی۔ مقصود صاحب بڑی ہی محبت سے مجھے پان کھلایا کرتے اور خوش ہوتے۔

۱۹۵۲ء میں ہم دونوں کے راستے جدا ہو گئے۔ انہیں کراچی میں جانا پڑا اور میں ربوہ آ گیا۔ لیکن جب کبھی ربوہ آتے مجھ سے ملے بغیر نہ جایا کرتے۔ گھنٹوں میرے پاس بیٹھتے اور اپنی پرانی صحبت کی یاد تازہ کرتے۔ کبھی لغو اور فضول مذاق نہ کرتے لیکن طبیعت بہت شگفتہ تھی۔ ہمیشہ خوش باش رہتے مذاق کی بہت عادت تھی اور کوئی لطیفہ سناتے تو زور سے قہقہہ کے ساتھ ہنستے چائے کے بہت شوقین تھے۔ میرے ہاں جب آتے تو پہلا مطالبہ چائے کا کرتے۔

خود ہمدرد تھے مہمان نواز۔ بیوی بھی وہ بھی مہمان نواز، نیکی اور تقویٰ میں اپنا جواب آپ۔ وقف کی زندگی میں بعض اوقات مشکلات بھی پیش آئیں تو بیوی نے بھرپور ساتھ دیا۔ مقصود صاحب نے اپنی اہلیہ کا جب ذکر کیا ان کی تعریف میں رطب اللسان رہتے اور یوں اسلامی اخلاق کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ ۱۹۵۰ء میں ایک معمولی سی بیماری کی وجہ سے ایک کان کی سماعت متاثر ہوئی۔ کہا کرتے تھے، بری بات سننے سے بچ گیا ہوں۔ چند سالوں سے ذیابیطس کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا لیکن پوری احتیاط کرتے باقی اعضاء رئیسہ بالکل صحیح تھے دل ٹھیک کام کرتا تھا۔ فوت ہونے والے دن گھر سے ہسپتال چلے کہ اپنی کمزوری کے بارہ میں کچھ مشورہ کر لوں لیکن فرشتہ اجل نے راہ میں ہی آن لیا۔ ابھی ہسپتال جانے کے لئے رکشا میں بیٹھے ہی نہ تھے کہ بے ہوش ہو گئے بمشکل ہسپتال پہنچے ہوں گے کہ تھوڑی دیر کے بعد اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔

موت سے کس کو فرار ہے۔ آج مقصود صاحب گئے کل ہمیں بھی اسی راہ پر جانا ہے وفادار اور اطاعت گزار بیٹے ان کی میت ربوہ لائے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ کیا ہی اچھا انجام ہوا۔ اللہ سب کا ہی انجام بخیر کرے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی کفالت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین!

○

درخواست دعا

محترم کیپٹن سید محمد احمد صاحب آف سیالکوٹ جن کا انتقال اس ماہ انگلستان میں ہوا ہے۔ کی اہلیہ محترمہ اور دو کم سن بچیاں ان کی وفات کے صدمہ سے سخت نڈھال اور آزردہ ہیں اور ان کی صحتیں متاثر ہو رہی ہیں۔

محترم کیپٹن صاحب مرحوم نے اپنی پہلی اہلیہ سیدہ شوکت (جو میری ہمشیرہ تھیں) کی وفات کے بعد ۲۵ء میں دوسرا عقد میرے ماموں محترم سید سمیع اللہ صاحب کی چھوٹی صاحبزادی۔ محترم سید سجاد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ کی ہمشیرہ سیدہ ثریا سے کیا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیوہ اور ان کی بچیوں کو صبر اور برداشت کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(سید عبد الغفور صادق۔ پوسٹ بکس ۵۰۲۔ لاہور

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ اکتوبر ۱۹۷۸ء

شعبہ امداد طلبہ مستحق طلبہ کی تعلیمی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں مشروط بامد شعبہ کے طور پر ہے اس لئے اس کے اخراجات عطایا کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی امداد کا محتاج ہے۔ صدقات کی رقوم بھی امداد طلبہ کیلئے بھجوائی جاسکتی ہیں۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کیلئے ماہ اکتوبر میں دس روپے یا اس سے زیادہ رقم کے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ عطیہ جات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلبہ)

۱۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی
۲۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۳۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ
۴۔ مکرم ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
۵۔ " ماسٹر عطاء محمد صاحب ربوہ
۶۔ " مرزا محمد عثمان صاحب
۷۔ " ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔
۸۔ " عبدالغفور صاحب خالد کرک از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن صاحب کرک شہید
۹۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھگڑھی مرحوم
۱۰۔ " امینہ عنایت صاحبہ کراچی
۱۱۔ " مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحبہ "
۱۲۔ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب "
۱۳۔ محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد
۱۴۔ " آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ
۱۵۔ " نصرت چوہان صاحبہ اسلام آباد
۱۶۔ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ددھم کاہلواں
۱۷۔ مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر
۱۸۔ " چوہدری محمد نواز صاحب جھنگ صدر
۱۹۔ " سید منیر احمد شاہ صاحب "
۲۰۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ "
۲۱۔ مکرم چوہدری محمد مختار صاحب "
۲۲۔ " مولوی لئیق احمد صاحب بذریعہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر
۲۳۔ محترمہ ناصرہ صاحبہ "
۲۴۔ " نسیم اختر صاحبہ "
۲۵۔ مکرم عنایت اللہ صاحب چک ۱۰ ج ب/۶۲ شیخوپورہ
۲۶۔ چیئرمین مریم صدیقہ گرلز ہائی سکول منجانب افتخار حسین صاحب
۲۷۔ ماڈرن موٹرز کراچی
۲۸۔ مکرم راجہ حفیظ احمد صاحب وہاڑی
۲۹۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب کھاریاں
۳۰۔ " فرخندہ طارق صاحبہ ربوہ
۳۱۔ " بیگم صاحبہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب "
۳۲۔ مکرم چوہدری محمد خالد صاحب کراچی
۳۳۔ " الحاج داؤد احمد صاحب گلزار لندن بذریعہ حدیقۃ المبشرین
۳۴۔ " شیخ محمود احمد صاحب کراچی
۳۵۔ محترمہ ڈاکٹر مسز آصفہ نعیم صاحبہ "
۳۶۔ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ
۳۷۔ " عبدالمجید صاحب لاہور
۳۸۔ " وسیم احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ احمدیہ رگ

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے
پانچ سو روپے یا اس سے زائد
وعدہ جات تحریک جدید سال رواں ۴۵/۱۳۵۵

(قسط ۳)

۲۹۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب دار برکت ضلع شیخوپورہ ۱۰۰۴/-
۳۰۔ " چوہدری شیر محمد صاحب مع لواحقین " " " ۱۱۴۹/-
۳۱۔ " چوہدری سردار محمد صاحب " " " ۱۱۶۲/-
۳۲۔ " قریشی عبدالرزاق صاحب دولت پور نوشہرہ ضلع سیالکوٹ ۱۲۰۰/-
۳۳۔ " چوہدری محمد اسلم صاحب چھور کاہلواں " " ۱۶۰۰/-
۳۴۔ " حکیم عبدالحمید صاحب قریشی مع لواحقین گوجرانوالہ ۲۳۹۸/-
۳۵۔ " انوار احمد صاحب جبان " ۵۱۰/-
۳۶۔ " شیخ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر ۲۵۰۰/-
۳۷۔ " فہیم احمد صاحب پسر ٹھیکیدار نواب دین صاحب اسلام آباد ۵۰۰/-
۳۸۔ " میجر شیخ مظفر علی صاحب راولپنڈی ۱۰۱۲/-
۳۹۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ پشاور ۱۱۱۰/-
۴۰۔ مکرم محمد ارشاد خان صاحب مردان ۱۲۵۰/-
۴۱۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر سلیمہ ارشاد صاحبہ " ۱۲۱۰/-
۴۲۔ مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب " ۱۳۰۰/-
۴۳۔ " رشید احمد جان صاحب مع اہل وعیال " ۱۵۰۰/-
۴۴۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب " ۵۰۰/-
۴۵۔ " نعیم احمد صاحب صدیقی پشاور ۱۰۰۰/-
۴۶۔ " ڈاکٹر منظور احمد صاحب مع لواحقین بازید خیل ضلع پشاور ۲۸۷۷/-
۴۷۔ " ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب مع اہل وعیال کالا گجراں ضلع جہلم ۲۱۰۰/-
۴۸۔ " پروفیسر محمد اقبال صاحب مع اہل وعیال بازید خیل ضلع پشاور ۱۱۱۰/-
۴۹۔ " نصیر احمد صاحب پسر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اسلام آباد ۱۰۰۰/-
۵۰۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ " ۵۰۰/-
۵۱۔ مکرم ڈاکٹر مسلم بن عقیل حیدرآباد ۵۰۰/-
۵۲۔ " چوہدری عبدالرحیم مدہوش رحمانی صاحب کراچی (نقد ادائیگی) ۲۳۰۰/-
۵۳۔ " میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان ۵۹۴/-
۵۴۔ " ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ سندھ ۱۲۱۱/-
۵۵۔ " میجر منظور احمد صاحب ساہیوال شہر ۱۱۵۱/-
۵۶۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۷/۱۴-ایل ضلع ساہیوال ۵۰۵/-
۵۷۔ " رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر ۱۲۴۱/-
۵۸۔ " چوہدری نصرت احمد صاحب ناصر چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاولنگر ۵۰۰/-
۵۹۔ " راجہ فخر الدین صاحب ریٹائرڈ مختار کار سکھر ۱۲۲۸/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۹۔ محترمہ بیگم صاحبہ مکرم میجر عارف زمان صاحب
۴۰۔ مکرم سعادت علی شیخ صاحب سیالکوٹ
۴۱۔ " چوہدری منیر احمد صاحب عارف ربوہ
۴۲۔ خاکسار مرزا خورشید احمد
۴۳۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب چک ۵۴۳/E.B وہاڑی

جماعتہائے احمدیہ: کھاریاں۔ فیصل آباد۔ اسلام آباد۔ لاہور۔ اوکاڑہ۔ گولیکی۔ قاضی احمد۔ نوشہرہ ککے زئیاں۔ شیخوپورہ۔ راولپنڈی۔ مردان۔ بہاولنگر۔ کوئٹہ۔ سرگودھا۔ ننکانہ صاحب۔ محمد آباد سندھ۔ کراچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گندم کی پچھیتی کاشت کے لئے ضروری ہدایات

(۱) گندم کی پچھیتی کاشت کے لئے ایس اے ۷۵۔ بلیو سلور یا سونالیکا اقسام کا بیج استعمال کریں۔

(۲) شرح بیج ایس اے ۷۵ اور بلیو سلور کے لئے ۳۲۔ ۳۵ کلو گرام اور سونالیکا (درآمدہ قسم) کے لئے ۴۰۔ ۴۵ کلو گرام فی ایکڑ استعمال کریں۔

(۳) نائیٹروجن اور فاسفیٹ والی دونوں کھادیں کاشت کے وقت ہی کھیت میں ڈال دیں دھان یا کماد کی فصلوں کے بعد گندم کاشت ہونے والی زمینوں میں پوٹاش بحساب ۳۰ تا ۵۰ پاؤنڈ فی ایکڑ ڈالیں۔

(۴) پہلا پانی گندم کے اُگنے کے ۱۸ دن بعد دیں۔ دھان کے بعد کاشت ہونے والی گندم کو دیر سے پانی لگایا جا سکتا ہے کیونکہ ایسی زمینوں میں وتر موجود ہوتا ہے۔

(۵) اگر راونی کے لئے پانی وقت پر میسر نہ ہو تو گندم خشک زمین میں کاشت کریں اور بعد میں پانی لگائیں۔ کم وتر میں بہترین اُگاؤ حاصل کرنے کے لئے کاشت سے پیشتر بیج کو چند گھنٹوں کے لئے پانی میں بھگو لینا چاہیئے۔

(۶) اگیتی یا درمیانی کاشت شدہ فصل کا اُگاؤ اگر کسی وجہ سے اچھا نہ ہو تو ایسے کھیتوں میں دوبارہ پچھیتی اقسام بلیو سلور یا سونالیکا کاشت کریں۔

(وکیل الزراعت)

ایک احتیاط کی ضرورت

آجکل جو لفافے خط وکتابت کے لئے استعمال ہو رہے ہیں ان میں سے بعض ایسے ناقص اور غیر متوازن بنے ہوتے ہیں کہ مترسل مقصود پر انہیں کھولتے وقت ملفوظ چٹھی کا کوئی نہ کوئی اہم حصہ لفافہ سے چپک کر رہ جاتا ہے اور اس طرح کبھی چندہ دینے والے کا نام اور کبھی چندہ کی رقم مبہم ہو جاتی ہے۔ اسلئے لفافے استعمال کرنے والے دوستوں سے درخواست ہے کہ لفافہ بند کرتے وقت وہ احتیاط برتیں تاکہ لفافہ کا کوئی گوندی حصہ ملفوف چٹھی کے کسی اہم حصہ کو ضائع کرنے کا باعث نہ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

گمشدہ رسید بکیں

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کی ایک عدد رسید بک نمبری ۱۲۹۱۳ جو کہ ۱ تا ۸ استعمال ہو چکی ہے گم ہو گئی ہے۔ خدام مطلع رہیں اور اس رسید بک پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۲) ایک عدد رسید بک لجنہ اماء اللہ جس کا نمبر ۴۴۴۵ ہے اس کی ۲۸ رسیدیں کاٹی جا چکی ہیں گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی کو ملے تو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مصباح کے چندہ میں اضافہ

گزشتہ سال بہنوں کی کوشش اور تعاون سے تقریباً آٹھ سو خریدار نئے بنے لیکن بے پناہ مہنگائی کی وجہ سے مصباح کے تمام اخراجات پورے نہ کئے جا سکے اسلئے دسمبر ۱۹۶۰ء سے چندہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ تمام بہنوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ حسب سابق مصباح کے ساتھ تعاون کر کے شکریہ کا موقع دیں گی۔ چندہ کی نئی شرح نوٹ فرما لیں:۔

سالانہ چندہ	۱۵۔۰۰ روپے
ایک پرچہ کی قیمت	۱۔۵۰ "
سالنامہ کی قیمت	۲۔۰۰

(مدیرہ مصباح)

ایک ضروری گزارش

امراء اضلاع نیز بڑی بڑی جماعتوں کے امیر و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں اپنی رہائش گاہ اور مکمل پتہ سے مطلع فرمائیں تاکہ حسب ضرورت ان سے رابطہ قائم کرنے میں سہولت ہو۔ (ناظم معلومات و فوری امداد)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ نسیم احمد خان صاحب (نسیم سٹیل فکسر ٹریڈنگ سنٹر لاہور) کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے انہیں شدید مالی نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ وہ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نقصان سے معجزانہ طور پر بچائے تا اُن کی پریشانی دُور ہو۔ آمین۔ (محمد جمیل خان ترنگ مرغوز تحصیل صوابی ضلع مردان)

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم رفیق احمد طارق ابن حکیم محمد صدیق صاحب (دواخانہ طب جدید ربوہ) کی بائیں پنڈلی کی دونوں ہڈیاں کھیلتے ہوئے ٹوٹ گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل خاص سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (منصور احمد مبشر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳۔ مکرم محمد یعقوب صاحب عرصہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ نیز مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر بھی چند دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں۔

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجربات

سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

حب اٹھرا	مکمل کورس	پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں	"	تیس روپے
زد جام عشق	ایک ماہ کیلئے	تیس روپے

حکیم عبد الحمید،

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰

فون نمبر گوجرانوالہ ۴۴۴۷ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

فون نمبر ۶۲۳۹۲

کلیئرنگ فارورڈنگ

کلیئرنگ فارورڈنگ کے متعلق ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ ہم آپ کا سامان کلیئر کروانے کے بعد آپ تک پہنچانے کی پوری پوری ذمہ داری قبول کرتے ہیں نیز ایکسپورٹس کے متعلق تمام امور سرانجام دینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

میاں مظہر علی بیسٹ ٹریڈرز Best Traders

۱۵ اگو المنڈی روڈ۔ لاہور

ملک اکرام اللہ مجیب

۵۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

دواخانہ خدمت خلق

سالہا سال سے قادیان پھر اس کے بعد ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیر سرپرستی بڑی کامیابی کے ساتھ کام کرتا رہا ہے اب بھی اسی طرح کام کر رہا ہے۔

دوست آرڈر دیں اور طبی مشورہ مفت حاصل کریں۔

مینیجر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

پیو الفلفا ٹانک ۷/۵۰ ★ گیوریز ۱/۵۰ ۵/-

فیسلین ۳/- ★ گیسز کیورز ۱/۵۰ ۵/-

شالا ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

(دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر)

تریاق اٹھرا مکمل کورس چوبیس ۲۴ روپے، نور نظر مکمل کورس پینتیس ۳۵ روپے۔ خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ۔ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

نقشِ قدم پر چلنے کی مقدور بھر کوشش کریں اور اِس طرح اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے پیار کو حاصل کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس سلسلہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ شفاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے بڑے ہی حسین پیرایہ میں بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک طرف تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر کے اس کی جملہ صفات کے مظہر اتم بن گئے اور دوسری طرف آپؐ کے دل میں نوعِ انسانی کی ہمدردی اور اس سے پیار کی جو کامل تڑپ موجزن تھی اس کے نتیجہ میں آپؐ نے اس کے لئے ہر قسم کی بھلائی اور خیر کی راہیں قیامت تک کے لئے کھول دیں۔ گویا ایک طرف آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں اس کے جملہ فیوض کو حاصل کیا اور دوسری طرف ان فیوض کو نوعِ انسانی تک پہنچایا اور اس طرح مقامِ شفاعت پر فائز ہو کر آپؐ نے ایسا کامل اُسوۂ حسنہ پیش فرمایا کہ اب تاقیامت کوئی زمانہ ایسا نہیں آ سکتا جس میں آپؐ کے نقشِ پا پر چلے بغیر کوئی برکت حاصل ہو سکے۔

حضور نے فرمایا احبابِ جماعت احمدیہ کے لئے اب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کے اُسوہ اور نمونہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے ہمارا خدا اور پھر ہمارا رسول یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہیں ہمیں کسی اور کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر وقت اِس فکر میں لگا رہے کہ خدانخواستہ کسی ایسی راہ پر اس کا قدم نہ پڑے جس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کا نقش نظر نہ آئے اور وہ ہمیشہ آپؐ کے ہی کامل ترین اُسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے سلسلہ احمدیہ کی تصانیف نظم و نثر، خطبات، ملفوظات اور تقاریر اور ان سب کے تراجم پاکستان میں صرف مرکزِ سلسلہ ہی شائع کر سکتا ہے لہٰذا آئندہ کوئی احمدی از خود یہ لٹریچر شائع نہ کرے۔

۲۔ سلسلہ احمدیہ کے متعلق احمدیوں کی تصانیف و تالیفات (نظم و نثر میں) بلا اجازت نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ پاکستان میں شائع نہ کی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص۔ جو اپنا مندرجہ ذیل نام و پتہ بتاتا ہے (ہو سکتا ہے یہ غلط بھی ہو) مسمی آصف بشیر مفتی ولد نور حسین لال دین سکنہ رجاوہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ بی۔ ایس سی اور ٹیکسٹائل انجنیئر بتاتا ہے لوگوں کو بیرونِ پاکستان بھجوانے کا جھانسہ دے کر ان سے روپیہ بٹورتا ہے۔ عمر تقریباً ۲۵/۳۰ سال کبھی داڑھی رکھ لیتا ہے کبھی منڈواتا ہے۔ لوگوں کو چندے کی ڈور سیدیں ۵۰/- روپے اور ۵/- روپے کی دکھاتا ہے۔ عموماً اُردو بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ احباب ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ جو عرصہ سے معدہ کی مرض میں مبتلا ہیں اِن دنوں زیادہ تکلیف میں ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(غلام محمد ناصر آباد کالونی۔ ربوہ)

دار الرحمت وسطی ربوہ

میں ایک جدید پختہ مکان رقبہ ایک کنال پانچ کمرے، سٹور۔ باورچی خانہ گیلری۔ برآمدہ۔ دو ٹلکے شوئی گیس۔ بجلی۔ بہترین حالت میں۔ کمرشل ایریا۔ ساٹھ فٹ سڑک۔ نہایت موزوں قیمت پر۔

نیز ربوہ اور مضافاتِ ربوہ۔ کالونیوں اور ہر محلہ میں مکان۔ پلاٹس۔ زرعی زمین کی خرید و فروخت کے لئے اپنے مستعد ادارہ کو خدمت کا موقع عنایت فرماویں۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز اقصیٰ روڈ متصل ایوانِ محمود ربوہ

فون دفتر ۵۰۸ — فون رہائش ۴۰۵

ہر قسم کی انگریزی ادویات خریدنے کے لئے

نیز

ہر قسم کی طبی سہولت حاصل کرنے کے لئے

آپ کے خادم

شیخ میڈیکل سٹور بالمقابل جنرل ہسپتال

فیروز پور روڈ لاہور (فون ۸۵۹۰۶۱)

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

سُرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت فی شیشی ۱/۵۰ — ۳/-

اکسیر اٹھرا

گھر کا چراغ

مکمل کورس ۳۰/-

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

اکسیرِ نسواں حبوب اٹھرا

مکمل کورس چوبیس ۲۴ روپے

فضلِ عمرؓ دواخانہ قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ

دواخانہ حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے

اسی سال ربوہ میں ہماری دکان نزد ریلوے کراسنگ ہوگی۔

دواخانہ کی مشہور ادویات

حب اٹھرا مکمل کورس ۲۵ روپے

تریاقِ اولاد گولیاں ۳۰ روپے

شہزین ایک ماہ خوراک ۱۰ روپے

زوجام عشق ۴۰ روپے

تریاقِ معدہ ۵ روپے

عورتوں کے معائنہ کا علیحدہ انتظام ہے

منجانب **حکیم انوار احمد جان**

ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

موٹاپا۔ اعصابی کمزوری۔ دائمی قبض تبخیرِ معدہ۔ بواسیر۔ اٹھرا اور مخصوص پیچیدہ امراض کے لئے ہم سے رجوع فرماویں۔

فاران دواخانہ

نلکہ اڈا

ایامِ جلسہ اقصیٰ روڈ

ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت۔ ہر قسم بلڈنگ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ / رحمت بازار **ربوہ** فون ۵۲۱ رہائش ۴۳۱